عقلِ ندرت کوش کا ہے راز کیا
تو نے سمجھا بھی، یہ ہے اعجاز کیا
آرزو نے عقل کو پیدا کیا
آرزو ہے زیست کا روشن دیا
کیا ہے نظمِ قوم و آئین و رسوم؟
کیا ہے رازِ تازگیہائے علوم؟
آرزوئے خود شکن، مشعل بدست
جو حدودِ دل سے نکلے ہو کے مست
دست و دندان و دماغ و چشم و گوش
فکر و تخئیل و شعور و یاد و ہوش
آرزو ہی نے یہ سب پیدا کیے
جنگ میں اپنے تحفظ کے لیے
علم و فن کا، آگہی مقصد نہیں
آگہی کو فکرِ نیک و بد نہیں
علم و فن سامانِ حفظِ زندگی
علم و فن میں راز تقویمِ خودی
علم و فن سے ہے کشادِ زندگی
علم و فن ہیں خانہ زادِ زندگی
یوں نہ رازِ زندگی سے دور رہ
پی مئے مقصد، سدا مخمور رہ
ایسا مقصد جس کے راسخ رابطے
آگ ہے جو ماسوا کے واسطے
ایسا مقصد جو ہے رشکِ آسماں
دلربا، دلبر، دل آسا، دلستاں
رخ جو سیلابِ بلا کا موڑ دے
باطلِ دیرینہ کے بت توڑ دے
دیکھ تخلیقِ مقاصد کا اثر
اس سے ہم ہیں زندہ تر، پائندہ تر

**

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لیے اشاعت کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

ڈاکٹر طاہر سعید کے نام (۱۶)
ڈاکٹر حافظ محمد مقصود

"اٹھ کہ اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے"

(گزشتہ سے پیوستہ)

پھر قرآن و سنّت سے ماخوذ و مستنبط یہی عِلم پیغمبرانہ رہنمائی کی وجہ سے پیغمبری عکس (تجلّیاتِ کلیم) اور نگاہِ تیز (مشاہداتِ حکیم) اپنے جلو میں لیتے ہوئے دل و نظر کا ندیم ہو کر اس لادینی، خدا بیزار، آدم فریب اور غارت گرِ دین و ایمان فکر و فلسفہ کے بُتوں کے لیے ابراہیم بن کر عصرِ حاضر کی علمی اور فکری لغزشوں کی اصلاح کرتا چلا جائے گا۔ جیسا کہ اقبال کے بقول

وہ علم اپنے بُتوں کا آپ ہے ابراہیم
کیا ہے جس کو خدا نے دل و نظر کا ندیم
وہ علم کم بصری جس میں ہم کنار نہیں
تجلیاتِ کلیم و مشاہداتِ حکیم

مگر اللہ نہ کرے اگر ایسے لوگ برآمد نہ ہو سکے اور اس بے خدا فکر و فلسفہ کا " اِنَّ الْحَدِيْدَ بِالْحَدِيْدِ يُفْلَحُ " کے مصداق ایک باخدا فکر و فلسفہ سے رَد نہ کیا گیا اور لادینیت کی اس خلیج کو ایک زبردست علمی تحریک کے ذریعے پاٹ نہ دیا گیا تو اس علمِ بے خدا کے دریا کی تلاطم خیز موجیں ؏ "آج کی رات بچیں گے تو سحر دیکھیں گے" اور ؏ "دیکھنا اِن بستیوں کو تم کہ ویراں ہو گئیں" کے مصداق بدقسمت نوعِ انسانی کے ساتھ آتش و آہن اور خاک و خون کی جو ہولی کھیلیں گی اس کا نظارہ مستقبل کا مؤرخ ہی کر سکتا ہے۔ سنج و الم کا وہ عالمِ نو" ہمارے لیے ابھی پردۂ تقدیر میں مستور ہے۔ اس کے آخری انجام کی ہولناکی کا علم تو اللہ ہی کو ہے، مگر جن ہلاکت خیزیوں اور سیاہ کاریوں سے اس بے خدا فکر و فلسفہ اور سائنس نے آغاز کیا ہے اُس کی داستانِ غم ؏ "قصۂ درد